© rasailojaraid.com

اگر محتاج تفسیر ہے، تو رسول معصوم صلی اللہ علیہ وسلم نے، یا خلفاءؓ نے یا صحابہؓ نے ـــ کوئی تفسیر لکھی یا لکھوائی یا نہیں ـــ نہیں لکھی تو قرآن مجید کو مجمل ناقابل عمل درآمد کیوں چھوڑا۔ یہ تبلیغ دین کی تکمیل کی خدمت جو سب کاموں سے خلافت کے جھگڑوں، اور فتح مصر و شام سے بھی مقدم تھی ترک کیوں کی گئی، اور جبکہ ختم نبوت کے بعد کوئی نبی آنے والا بھی نہیں جو قرآن مجید کے اجمال کھولے۔ اور اگر قرآن مجید مجمل اور محتاج تفسیر نہیں ہے۔ تو مجمل اور محتاج تفسیر بالاتفاق کیوں تسلیم کیا جاتا ہے، آیا کسی آیت کی رُو سے یا کسی حدیث مرفوع متصل کی رُو سے، یا کسی عالم کے کہہ دینے سے؟

(۶) منکرِ حدیث کسے کہتے ہیں؟ کیا قرآن مجید اور عقلِ سلیم کی روشنی میں حدیث کا انکار کرنے والا منکرِ حدیث کہلائے گا؟

جواب (۱) وحی کے نزول کی حقیقت قرآنِ حکیم میں وحی کے اقسام بتاتے ہوئے اس طرح بیان کی گئی ہے۔

وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ ۭ اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ۔ (شوریٰ - ۵۱)	اور کسی انسان کے لیے ممکن نہیں کہ اللہ اس سے بات کرے مگر وحی کے ذریعہ، یا پردے کے پیچھے سے یا رسول (فرشتہ) بھیجے۔ پھر اس کے ذریعہ وحی فرمائے جو چاہے۔ بلاشبہ وہ بلند و بالا اور حکمت والا ہے۔

اس آیت میں وحی کی پہلی قسم کو لفظ وحی سے تعبیر کیا گیا ہے یعنی بلا کسی واسطہ کے اللہ تعالےٰ پیغمبر کے دل میں کوئی بات ڈال دیتا ہے۔

دوسری قسم "من وراء حجاب" کے الفاظ میں بیان ہوئی ہے، جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام کوہِ طور پر اپنے رب سے ہم کلام ہوئے تھے۔

تیسری قسم کو ارسالِ رسول سے واضح کیا گیا ہے یعنی اللہ تعالیٰ فرشتوں کو بھیجتا ہے تاکہ وہ نبی کو اپنے احکام سے مطلع کر دے۔

حدیث میں انبیائے کرام کے خواب بھی وحی قرار دیئے گئے ہیں۔ اس سلسلہ کی نمایاں مثال حضرت

© rasailojaraid.com